Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

222308

137

137

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम बहादुरों की कहानियाँ

लेखक शेख मोहम्मद याकूब फ़ीरोज़पुरी

प्रकाशन वर्ष

आगत संख्या 137

93/6

11/2

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ओ३म्

पुस्तक संख्या 93/6

पञ्जिका-संख्या २६६३८

पुस्तक पर सर्व प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई सज्जन पन्द्रह दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

93/6

२६६३८

प्रमाणीकरण १९८४-१९८५

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

137

بہادروں کی کہانیاں

CHECKED 1973
Initial

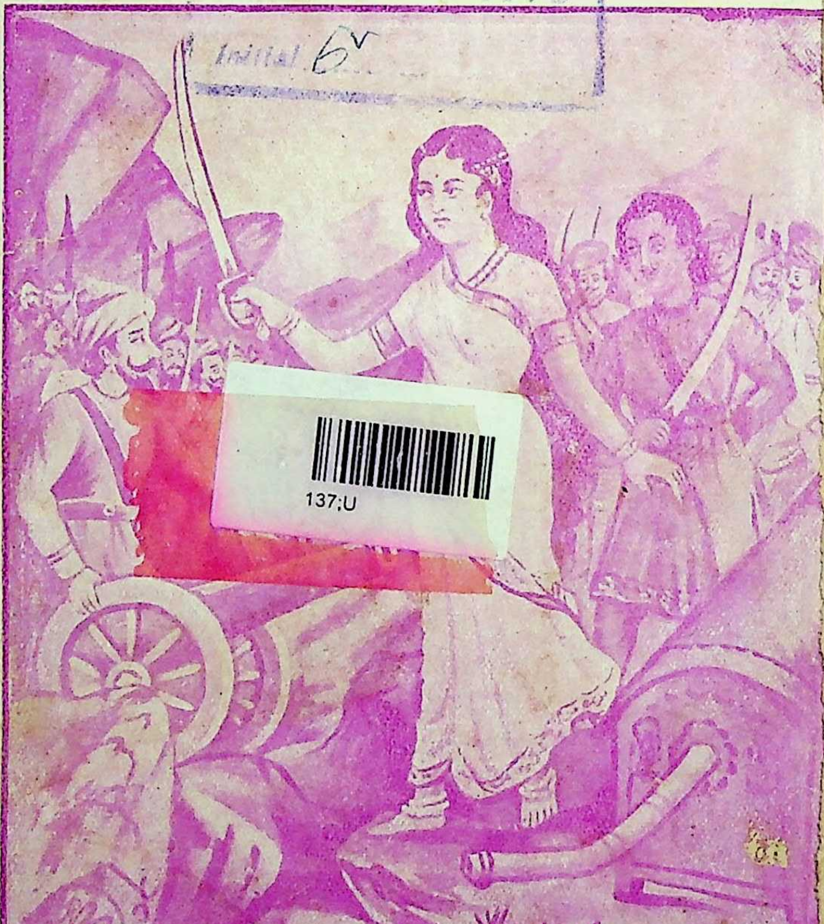

137;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچوں کیلئے نہایت ہی دلچسپ کہانیاں

یعنی

بہادروں کی کہانیاں

عرف

آن کی شان

مصنفہ

شیخ محمد یعقوب ندیم صہبائی فیروزپوری

مصنف

اندھوں کی کہانیاں۔ اکبر و بیربر کی کہانیاں
جیب کتروں کی کہانیاں۔ بدمعاشوں کی کہانیاں
بہروپیوں کی کہانیاں۔ نیک دل راجہ وغیرہ وغیرہ

لالہ گردہاری لال تاجر کتب کھاری باولی دہلی

137;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نامی ناولسٹ ندیم صہبائی فیروز پوری کا ایک ہوش ربا
افسانہ

جاسوسی واقعاتوں کا دلچسپ فوٹو

جاں نثار ڈاکو

بہادر ڈیٹکٹ

مصنفہ
شیخ محمد یعقوب ندیم صہبائی فیروزپوری ناولسٹ

اس جاسوسی ناول میں حیرت انگیز اور سنسنی خیز کارنامے دکھائے گئے ہیں۔ اور دکھایا گیا ہے کہ کس طرح ایک اور ڈاکو نے پولیس کا ناک میں دم کر دیا اور ایک قابل جاسوس نے کیونکر اپنے کمال سے اس مشہور ڈاکو کو گرفتار کیا۔

لالہ گردھاری لال بکسیلر کھاری باولی دہلی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اچھوتی کہانیوں کے سلسلے میں

بہادروں کی کہانیاں

عرف

آن کی شان

پہلی کہانی

اس وقت جب کہ سلطنت مغلیہ کا خاتمہ ہو چکا تھا اور یورپین سلطنتیں ہندوستان پر قابض ہونے کیلئے پوری پوری کوشش کر رہی تھیں۔ سب سے پہلے ہندوستان میں پرتگیز آئے ان کے بعد فرانسیسی اور سب کے بعد میں انگریز آئے۔

پرتگیزوں کو اس جگہ زیادہ کامیابی نہیں ہوئی اور وہ انڈیا پر پوری طرح قابض نہ ہو سکے۔

بہت ممکن ہے کہ ان کی پالیسی درست نہ ہو۔ کامیاب نہ ہونے کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ باتر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڑے ظالم اور سنگدل تھے اسی وجہ سے وہ ناکامیاب رہے ۔ ورنہ وہ ضرور کامیاب ہو جاتے ۔

ان کے بعد فرانسیسی آ گئے اور انہوں نے ہندوستان پر قابض ہونا شروع کر دیا۔ خاصکر ڈوپلے نے آہستہ آہستہ اپنی طاقت بہت بڑھالی۔ اور اس نے کچھ علاقے فتح بھی کر لئے ۔ اس کے بعد یورپ میں فرانسیسیوں اور انگریزوں کی جنگ چھڑ گئی اس لئے فرانسیسی اور انگریز انڈیا میں بھی ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے ۔ اور ایک دوسرے کو مٹانے کی کوشش کرنے لگے ۔

اس وقت جب کہ اس خوفناک جنگ کے شعلے تمام انڈیا میں پھیل گئے اور میدانِ کارزار خوب گرم ہو گیا۔ اس وقت ایک فرانسیسی جہاز میں آگ لگ گئی ۔

اس جہاز میں ایک بچہ تھا جس کو اس کا باپ اس جگہ بٹھا گیا تھا۔ اور کہہ گیا تھا کہ جب تک میں حکم نہ دوں تو ہرگز ہرگز اس جہاز سے باہر قدم نہ نکالنا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جہاز میں آگ لگ گئی اور آدمی جلدی جلدی
کود گئے۔

دو ایک آدمیوں نے اس لڑکے سے بھی کہا
کہ آؤ بھئی اس جگہ سے بھاگ چلو ورنہ جہاز
تھوڑی ہی دیر میں جل کر بالکل خاک ہو جائے گا
اور تم بھی اس جہاز کے ساتھ ہی بھسم ہو جاؤ گے

اس لڑکے نے انکار کر دیا اور کہا۔

لڑکا۔ جب تک ابا جان نہ بلائیں گے اُس
وقت تک میں اس جہاز سے باہر قدم نہ نکالونگا

اس بہادر لڑکے کا باپ لڑائی میں مارا
گیا تھا۔ وہ اب زندہ نہ تھا۔

لڑکے نے اپنا سر باہر نکالا اور بولا۔

بہادر لڑکا۔ ابا جان کیا میں باہر آ جاؤں؟

اس کو کچھ جواب نہ ملا۔

دوبارہ اس نے اپنی بلند آواز میں کہا۔

"ابا جان جہاز میں آگ لگ گئی ہے کیا
میں باہر کود جاؤں"

اس دفعہ بھی لڑکے کو کچھ جواب نہ ملا۔

یہ سمجھا کہ ابا جان کی مرضی نہیں ہے کہ میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باہر آؤں۔ میں اس جہاز ہی میں جل کر مر جاؤں گا۔ مگر اپنے والد کے حکم کے بغیر ہرگز ہرگز قدم نہ نکالوں گا۔

تھوڑی دیر کے بعد آگ کے شعلوں نے چاروں طرف سے جہاز کو گھیر لیا۔ اور سب جہاز میں آگ لگ گئی۔ آگ کے شعلے اس بہادر لڑکے کے پاس بھی پہنچ گئے۔ مگر وہ بہادر تھا اس لئے ذرا بھی نہ گھبرایا۔

تھوڑی دیر کے بعد اس کے کپڑوں میں بھی آگ لگ گئی۔ اس دفعہ پھر وہ لڑکا بولا۔

بہادر لڑکا۔ ابا جان میرے کپڑوں میں آگ لگ گئی ہے کیا میں باہر آ جاؤں۔

اس کو جب جواب نہ ملا تو وہ خاموش ہو گیا۔ اور جل کر بھسم ہو گیا۔ بہادر لڑکے ایسے ہوتے ہیں ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسری کہانی

ایک لڑکے نے کیونکر بے شمار آدمیوں کی جان بچائی پل ٹوٹ گیا۔

ایک نوجوان لڑکا ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ چلا جا رہا تھا۔ وہ خود بھی بہادر تھا اس کا دادا بھی بہادر۔ بہت ہوشیار اور عقلمند لڑکا تھا۔

بارش زیادہ ہونے کی وجہ سے آج پل ٹوٹ گیا تھا اور دریا کا پانی بہت بلند ہو رہا تھا۔ ریلوے لائن کا کہیں نشان بھی نہ تھا۔

بہادر لڑکے نے جو ریلوے لائن کا ٹوٹا ہو پل دیکھا تو وہ بہت حیران ہوا۔ اور بڑی دیر تک اس جگہ کھڑا ہوا کچھ سوچتا رہا۔

چونکہ آگے جانے کا راستہ نہیں تھا اس لئے واپس ہوا۔ ابھی اس نے تھوڑا سا ہی راستہ طے کیا ہوگا کہ سامنے سے ڈاک گاڑی آتی ہوئی نظر آئی جو بڑی تیزی سے اس طرف آ رہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے اس طرف آرہی تھی۔

ڈاک گاڑی کو جو اس لڑکے نے اس طرف آتے ہوئے دیکھا تو وہ بہت گھبرایا اور بہت زیادہ پریشان ہوا۔

اس نے اندازہ لگا لیا کہ پل ٹوٹا ہونے کی وجہ سے یہ گاڑی دریا میں غرق ہو جائے گی اور بے شمار جانیں تلف ہو جائیں گی۔ اور لاکھوں روپوں کا نقصان ہو جائے گا۔

اس نے اپنے دل میں کہا۔

یہ اچھا ہے کہ میں جان دیدوں اور باقی تمام آدمیوں کی جان بچ جائے گی۔ کیونکہ میری ایک کی جان سے ان تمام آدمیوں کی جان بہت قیمتی ہے۔ اس لئے مجھے ان پر اپنے آپ کو قربان ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ مفت میں بہت سے آدمی مر جائینگے۔

چونکہ وہ بہادر تھا اس لئے اس نے اپنی جان کی مطلق بھی پرواہ نہ کی اور اپنی جان دیتے ہوئے وہ لڑکا ذرا بھی نہ ہچکچایا

جب ڈاک گاڑی قریب آ گئی تو وہ اپنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دونوں ہاتھ بلند کر کے ریلوے لائن کے درمیان کھڑا ہو گیا۔ اور خوب زور زور سے چلایا۔
گاڑی روکو پل ٹوٹ گیا ہے گاڑی روکو پل ٹوٹ گیا ہے۔

چونکہ ڈاک گاڑی تھی دوسرے وہ اپنی پوری رفتار سے آ رہی تھی اس لیے جلدی رک نہ سکی۔
وہ بہادر لڑکا اس کے نیچے دب گیا۔ اور کٹ کر مر گیا۔ ڈرائیور نے اس لڑکے کو دیکھا لیا تھا۔ اور اس کی آواز بھی سن لی تھی مگر اس کو وہ سمجھ نہ سکے تھے۔

چونکہ ایک خون ہو گیا تھا اس لیے ڈرائیور نے گاڑی روکی اور وہ تھوڑی دور جا کر رک گئی۔
بہت سے آدمی گاڑی میں سے اتر آئے۔ گارڈ بھی اس کو دیکھنے کے لیے آ گیا۔ وہ مر چکا تھا اس کی گردن بالکل الگ ہو گئی تھی۔

اس جگہ سے پل بالکل ہی قریب تھا اب سب نے پل کو دیکھا وہ ٹوٹا ہوا تھا اور ریلوے لائن بالکل ہی غرق ہو گئی تھی۔ اب سب کو معلوم ہوا کہ اس بہادر لڑکے نے مسافروں کی خاطر جان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دے دی اور ذرا بھی پرواہ نہ کی۔
دنیا میں ایسی بہادری کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں۔

گارڈ نے حیرت سے اس بہادر لڑکے کی طرف دیکھا اور اپنے منہ میں انگلی ڈال لی۔

سب نے اسے اُٹھا کر دفن کر دیا۔

گرچہ وہ بہادر لڑکا مر گیا اور اس کو مرے ہوئے بھی ایک عرصہ گذر گیا مگر پھر بھی اس بہادر لڑکے کا نام آج تک دنیا میں موجود ہے اور جہاں بہادری کا ذکر ہوتا ہے اس لڑکے کا نام ضرور آجاتا ہے۔

وہ بہادر تھا اس لئے دوسروں کی خاطر قربان ہو گیا دوسری دنیا میں اس کو شانتی ملی اور اس نے ایک دائمی زندگی حاصل کر لی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیسری کہانی

بہت عرصہ ہوا کہ راجپوتی نسل سے ایک رانی تھی اور وہ اشنان کے لیئے علی الصباح دریا پر جایا کرتی تھی۔ اس کے ساتھ اس کی چند سہیلیاں بھی ہوتی تھیں راجہ نے کئی دفعہ اس کو روکا اور سمجھایا کہ آجکل اشنان کو نہ جایا کرو لڑائی جھگڑے کے دن ہیں جنگ چھڑی ہوئی ہے دشمنوں کے سپاہی جگہ جگہ پھیل رہے ہیں کوئی دن کسی کی نگاہ نہ پڑ جائے۔

رانی۔ میں بھی کوئی بزدل ہوں جو سپاہیوں کے خوف سے اشنان کرنے نہ جایا کروں اب ہرگز ہرگز نہ ہوگا۔

راجہ۔ دیکھو۔ مانو زمانہ خراب ہے دریا بھی اس جگہ سے بہت دور ہے تھوڑے دنوں کے لیئے باہر جانا بالکل موقوف کرو۔ جب معاملہ صاف ہو جائے گا اور جنگ ختم ہو جائے گی اس وقت جہاں دل چاہے چلی جایا کرنا۔ پھر میں تم کو کبھی جانے سے نہ روکوں گا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راجہ - تم اچھی طرح سمجھ لو۔

رانی - آپ بے فکر رہیں میں محفوظ ہوں اور ہمیشہ ہی محفوظ رہوں گی - اگر مجھے کوئی گرفتار کرنے کی کوشش کرے گا تو میں اپنی تلوار سے اس کی گردن اڑا دوں گی - اگر کوئی نگاہِ تند سے میری طرف دیکھے گا تو میں انکی آنکھیں نکال لوں گی جو ہاتھ میری طرف اُٹھے گا وہی قلم کر دیا جائے گا۔

راجہ - ہاں - اگر تم مرد ہوتیں تو ضرور ان دشمنوں کو اپنی راہ سے مٹا دیتیں جو ہم کو مغلوب کرنا چاہتے ہیں - مگر افسوس تم ایک عورت ذات ہو اس صورت میں خطرہ ہے کہ وہ تم کو گرفتار نہ کریں

رانی - نہیں - نہیں - آپ اپنے دل سے ایسے فاسد خیال نکال دیں کوئی بھی میری طرف نگاہ بھر کر نہ دیکھے گا۔

راجہ - تمہاری مرضی جو کچھ میں نے سمجھانا تھا وہ سمجھا دیا - اگر تم میرا کہنا نہ مانوگی تو ضرور خطرے میں گھر جاؤ گی - اور اگر میری رائے پر عمل کروگی تو جو کچھ ہوگا وہ تم اپنی آنکھوں سے خود دیکھ لوگی

رانی - ہاں - جو کچھ ہوگا وہ میں خود دیکھ لوں گی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر اشنان کرنے میں ضرور جاؤں گی۔ اشنان سے انسانی گناہ دھل جاتے ہیں۔ اور انسان گناہ کے بوجھ سے ہلکا ہو جاتا ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ میں گناہ کے بوجھ سے دبی رہوں اور میرا وہ بوجھ جو مجھے دبائے جا رہا ہے جس بوجھ سے میں دبی جا رہی ہوں اُس کو اُتاروں گی۔

اس پہ بہت دل راجہ نے اس رانی کو بہت سمجھایا مگر وہ ضدی تھی اس لیئے اپنی ضد پر اڑ گئی۔ اس نے راجہ کا بالکل کہا نہ مانا۔

دوسرے ہی دن رات کے تین بجے وہ دریا کی طرف اپنی سہیلیوں کو لے کر روانہ ہو گئی۔ علی الصباح وہ سب کے سب جمنا کے گھاٹ پر پہنچ گئیں سب نے نہایت ہی شانتی سے اشنان کیا اشنان سے فارغ ہو کر وہ سب کی سب واپس ہوئیں اُنہوں نے بڑے اطمینان سے نصف راستہ طے کر لیا۔ وہ اپنے دل میں بہت خوش تھیں دنیا بھر کی خوشیاں اس پر نثار ہو رہی تھیں۔

وہ بیٹھے بیٹھے راگ گاتی ہوئی آ رہی تھی اتفاقاً

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راستے میں مخالف سپاہی مل گئے۔

ان میں سے دو ایک سپاہیوں نے رانی کو پہچان لیا اور وہ بولے۔

ایک سپاہی۔ شکار مل گیا۔

دوسرا سپاہی۔ کیا ہے؟

پہلا سپاہی۔ ہوتا کیا۔ شکار ہے بس گرفتار کر لو۔ فتح ہی فتح ہے۔

ان کے سردار نے دوسرے سپاہیوں کو اپنی طرف مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

سردار۔ اچھی طرح سمجھاؤ کہ یہ معاملہ کیا ہے۔

دوسرا سپاہی۔ رانی اشنان سے واپس آرہی ہے

سردار۔ رانی۔

پہلا سپاہی۔ ہاں۔ اُسی راجہ کی رانی جس کو ہم گرفتار کرنا چاہتے ہیں جس کی راجدھانی پر مہاراجہ صاحب قابض ہونا چاہتے ہیں۔

سردار۔ کیا یہ اسی راجہ کی رانی ہے۔

پہلا سپاہی۔ جی ہاں۔

سردار۔ کیا تم اس کو اچھی طرح پہچانتے ہو

پہلا سپاہی۔ بے شک میں اچھی طرح پہچانتا ہوں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں نے اس رانی کو ہزاروں دفعہ دیکھا ہے۔ بہت عرصہ ملازمت بھی کی ہے۔

سردار۔ واقعی پھر تو ہم بڑے خوش قسمت ہیں بہت اچھے وقت پر ہم نکلے جو یہ شکار ہم کو ہاتھ لگ گیا۔

پہلا سپاہی۔ مہاراجہ صاحب بہت انعام دینگے۔

سردار۔ تو دیکھتے کیا ہو گرفتار کر لو۔

سب سپاہیوں نے مل کر رانی پر حملہ کیا۔

رانی نے جب سپاہیوں کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو اس نے تلوار سونت لی۔

سپاہیوں نے دو چار سہیلیوں کو گرفتار کر لیا مگر رانی نے بڑی جلدی اپنی سہیلیوں کو چھڑا لیا اور ان سپاہیوں کو قتل کر دیا جنہوں نے ان کو گرفتار کیا تھا۔

رانی اس وقت بڑے غصّے میں بھری ہوئی تھی اس نے ذرا سی دیر میں سپاہیوں کے کشتوں کے ڈھیر لگا دئے۔ رانی نے آن کی شان میں اور اور قوتِ بازو کے زور سے تمام سپاہیوں کا فیصلہ کر دیا اور جو باقی رہ گئے تھے وہ سر پہ پاؤں رکھکر اس جگہ سے فرار ہو گئے ؞

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رانی اور اس کی سہیلیاں خون میں ڈوبی ہوئی واپس آئیں راجہ رانی کی بہادری کی کہانی سن کر بہت خوش ہوا۔

چوتھی کہانی

چور — اور — بہادر

بہت عرصہ ہوا کہ ایک نہایت ہی مشہور اور معروف چور تھا۔ وہ چوری اور ڈاکے اعلانیہ ڈالا کرتا تھا۔

جو شخص اس چور کا نام بھی سن لیتا تھا وہ ڈر کے مارے تھر تھر کانپنے لگتا تھا۔ اور اس کے خوف سے بخار چڑھ آتا تھا۔ تمام شہر اس چور کی ڈکیتی سے نالاں تھا۔ سب اس کو خونی اور بدمعاش کہتے تھے۔

شہر میں کسی امیر کا گھر ایسا ہوگا جہاں ڈاکہ نہ ڈالا گیا ہو۔ ورنہ اس نے اپنی طرف سے کسی امیر کو بھی نہ چھوڑا تھا۔ ہر شخص پر شفقت کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہاتھ اس نے صاف کر دیا تھا۔

جس کی بابت اس کو ذرا بھی علم ہو جاتا تھا اس کے مکان پر دلیرانہ ڈاکہ ڈال کر اس کا مال لوٹ لیتا تھا۔ اس مشہور چور کے خوف سے ہر شخص اپنا مال چھپاتا پھرتا تھا۔ اور یہ ہی کوشش کرتا تھا کہ کہیں اس چور کو اس بات کا علم نہ ہو جائے

ایک دن ایک جگہ چند آدمی اکٹھے ہوئے اور انہوں نے اس بلا کو اپنے سر سے ٹالنے کے لئے ایک محفل منعقد کی

اس محفل میں چند آدمی جمع ہو گئے اور اس چور کی بابت گفتگو ہونے لگی۔

اگرچہ بہت عرصے تک اس کی بابت بات چیت ہوتی رہی۔ مگر اس کو پکڑنے کے لئے یا قتل کرنے کے لئے کوئی بھی تیار نہ ہوا وہ سب اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ چور دراصل بلائے جان ہے۔ اس صورت میں جو شخص اس کے سامنے جائے گا وہ ہی قتل ہو جائیگا اپنی اپنی جان ہر شخص کو پیاری ہوتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس نے ان آدمیوں میں سے ایک نے
بھی موت کے منہ میں جانا گوارا نہ کیا ہر شخص
ایک دوسرے کا حیرت سے منہ دیکھ رہا تھا
سب کے چہروں پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں
سب کے سب ناکام نظر آتے تھے کوئی
بھی اس چور کا دفیعہ نہ ہو سکا۔
ناکامی کی حالت میں جلسہ برخاست ہونے
والا تھا کہ ایک نوجوان خوبصورت شخص داخل
ہوا وہ بولا۔
نوجوان۔ ٹھہرو
سب۔ کیا ہے۔
نوجوان۔ ذرا ٹھہرو میں بھی اس جلسہ میں
حصّہ لینا چاہتا ہوں۔
صدر۔ جلسہ برخاست ہو چکا۔
نوجوان۔ کیا رائے قائم کی۔
صدر۔ ہر طرف سے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا
کوئی بھی اس حیلہ ساز چور کو گرفتار کرنے کے
لئے تیار نہیں
اس نوجوان نے اپنی چھاتی ٹھونکی اور مسکرا کر بولا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نوجوان۔ اگر کوئی بھی تیار نہیں تو میں تیار
ہوں۔ میں آپ صاحبان سے وعدہ کرتا ہوں
کہ میں اس چور کو گرفتار کرنے کی پوری
کوشش کروں گا۔ اور اگر خدا نے چاہا تو میں
اس کو گرفتار بھی کر لوں گا۔

سب۔ اگر آپ اس چور کو گرفتار کرینگے تو
گویا اپنے وطن پر رحم کرینگے اور اہالیان
وطن کو اس ظالم کے چنگل سے بچا لینگے۔

نوجوان۔ ہاں۔ ایسا ہی ہوگا ہم لوگوں نے
بہت سے دکھ اٹھائے۔ اس نے بہت ہم کو
تکلیف پہنچائی۔ اب ہم صبر نہ کرینگے اس
عیار زمانہ کو ضرور راہ راست پر لگا
دینگے۔

صدر۔ خدا آپ کو کامیاب کرے۔

سب۔ آمین۔ آمین۔

اس نوجوان شخص کا چہرہ خوشی میں تمتما رہا
تھا۔ وہ بہت زیادہ خوش وخرم نظر آ رہا
تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ضرور کامیاب
ہو جائے گا۔ اور جو کچھ اس نے کہا ہے اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

93/6

میں وہ ضرور ضرور کامیاب ہو جائے گا۔
چنانچہ اس نوجوان شخص کی تقریر شجاعت کے بعد آج کا جلسہ ختم ہو گیا۔
اس چور کو بھی اس جلسہ کے متعلق علم ہو گیا۔
اس نے ان میں سے چند آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ جو اس جلسہ میں شریک تھے۔ اور ان کو گرفتار کر کے اپنے گاؤں میں اسی وقت لے گیا۔
جب اس نوجوان کو ان کی گرفتاری کا علم ہوا تو اس کے دل پر ان کے قید ہو جانے کا زبردست صدمہ پہنچا۔
چنانچہ اسی دن سے وہ نوجوان اس چور کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا اور اس کو ڈھونڈنے لگا۔
ایک رات جبکہ وہ چور چوری کر کے واپس ہو رہا تھا اس نوجوان نے اس کو دیکھ لیا۔ پہلے تو اس نے اس کو گرفتار کرنا چاہا مگر بعد ازاں یہ سوچ کر خاموش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاموش ہوگیا کہ اگر اس جگہ اس کو گرفتار
کر لیا جائے گا تو اس صورت میں نہ تو
وہ قیدی رہا ہوں گے اور نہ وہ روپیہ
ملے گا۔ جس کو اس نے لوٹ مار کر کے
حاصل کیا ہے۔

چنانچہ وہ شخص خاموشی سے اس کا تعاقب
کرتا رہا

وہ چور اپنے گاؤں میں داخل ہوگیا
نوجوان تھوڑے عرصے باہر ٹھہرا رہا۔

نصف شب گذر چکی تھی اس وقت وہ
وہاں داخل ہوا۔ اس وقت وہ چور سو
چکا تھا۔ مگر وہ لوگ ابھی تک جاگ رہے
تھے جن کو اس نے قید کیا تھا۔

وہ مضبوط رسیوں میں جکڑے ہوئے
اسی جگہ زمین پر پڑے تھے۔

جب یہ نوجوان داخل ہوا تو انہوں
نے اس کو پہچان لیا۔

ان میں سے ایک قیدی آہستہ سے بولا
قیدی نمبر ۱۔ موقع اچھا ہے گرفتار کر لو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نوجوان۔ سوتے ہیں۔
قیدی نمبر۲۔ ہاں سوتے ہی ہیں گرفتار کرلو یہ بیدار ہوجائے گا تو قیامت برپا کردے گا۔ اُس وقت یہ تمہارے ہاتھ نہ آئیگا یہ چور ہمارے تمہارے بس کا نہیں ہے۔
نوجوان۔ میں کوئی بزدل انسان ہوں جو ایک اپنے جیسے آدمی کو سوتے میں گرفتار کرلوں ایسا مجھ سے ہرگز ہرگز نہ ہوگا۔
میں بھی اس چور کو سوتے میں ہرگز گرفتار نہ کروں گا
قیدی نمبر۱۔ دیکھو اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی نہ مارو اس وقت کو غنیمت جانو اور اس کو گرفتار کرلو۔
نوجوان۔ نہیں۔ ہرگز نہیں میں اس کو سوتے میں گرفتار کرکے بزدل مشہور ہونا نہیں چاہتا میں ایک بہادر نوجوان ہوں۔ لہذا اس کو بہادری ہی سے گرفتار کروں گا۔
قیدی نمبر۱۔ آپ غلطی پر ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نوجوان۔ آپ خاموشی سے بیٹھے ہوئے دیکھتے رہیں۔

قیدی نمبر ۲۔ آپ اپنی بہادری کو اسی جگہ رہنے دیں بلکہ ہم پر رحم کریں اور ہم کو اس بلا سے نجات دیں۔

نوجوان۔ ہاں۔ یا تم رہا ہو جاؤ گے یا میں بھی تمہاری طرح قیدی ہو جاؤں گا۔

قیدی نمبر ۳۔ آپ تو دیدہ و دانستہ غلطی کر رہے ہیں۔ بھلا ایک سوتے ہوئے شیر کو بیدار کرنا بیوقوفی نہیں تو اور کیا ہے۔

نوجوان۔ آپ اس کو بیوقوفی کہے جائیں مگر میں تو اس کو شجاعت اور بہادری ہی کہوں گا چونکہ میں خود کو بہادر کہلاتا ہوں اس لئے اس چور کو بھی بہادری اور جوانمردی سے گرفتار کروں گا اور آپ خود اپنی آنکھ سے دیکھو گے اور میری بہادری اور شجاعت کی ضرور داد دینگے۔ دیکھو ابھی سب حقیقت کھلی جاتی ہے۔

اتنا اس نوجوان نے نہایت ہی اطمینان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے کہا اور اس چور کی طرف بڑھا۔ وہ چور
ابھی تک بالکل بے خبر پڑا سو رہا تھا۔
وہ اس کے پلنگ کے قریب جا کر بولا۔
نوجوان۔ اُٹھو۔ اُٹھو۔ وقت آ پہنچا ہے۔
قیدیوں نے جب اس نوجوان کی آواز سنی
تو ان کے تو ہاتھ پاؤں کا دم نکل گیا۔
اس آواز پر بھی وہ چور بیدار نہ ہوا
ایسا معلوم ہو رہا تھا۔ کہ وہ گہری نیند میں
ہے۔

ان قیدیوں میں سے ایک بولا۔
قیدی۔ آپ اب بھی رحم کریں اور اس
کو بیدار نہ کریں۔ ابھی آپ اس کو نہایت
آسانی سے گرفتار کر سکتے ہیں۔ اور ہم
لوگوں کی بھی جان بچ سکتی ہے اور اگر
یہ جاگ اُٹھا تو تمہارے ساتھ ہماری
بھی مفت میں جان جائے گی۔ اور کچھ فائدہ
بھی نہ ہو گا۔

اس نوجوان نے ان کی باتوں کی
ذرا بھی پرواہ نہ کی اس نے اس چور کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جھنجھوڑا اور بولا۔

نوجوان۔ لو اُٹھو۔ قضا سر پہ تیار ہے۔

چور نے گھبرا کر اپنی آنکھیں کھول دیں اور حیرت سے بولا۔

چور۔ کون؟

نوجوان۔ تمہارا سرکوب

چور غصّہ میں اُٹھا اور اپنی تلوار ٹٹولنے لگا۔

نوجوان نے اس کی تلوار اُٹھا کر اس کی طرف پھینک دی اور مسکرا کر بولا۔

نوجوان۔ تم اچھی طرح تیار ہو جاؤ۔ میں تیار ہونے سے پہلے تمہیں کبھی نہ گرفتار کروں گا۔ اگر دھوکا کرنا ہوتا تو سوتے ہی میں گرفتار کر لیتا۔

چور۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ تم بڑے بہادر ہو۔

نوجوان۔ ہاں۔ میں تمہاری طرح مکّار اور دھوکہ باز نہیں ہوں۔ میں بہادر ہوں۔ اسی لئے تم کو بیدار کیا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ مسکرایا اور بولا۔

چور۔ ابھی تمہاری سب بہادری معلوم ہو جائے گی۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ میں کون ہوں۔ میرے نام سے تو زمانہ کانپتا ہے

نوجوان۔ میں سب کچھ جانتا ہوں۔ تم چور ہو ڈاکو ہو اور خونی ہو۔

چور۔ خیر جو کچھ بھی ہوں۔ میں ہوں۔ میں سب کچھ اچھی طرح جانتا ہوں۔ تم بہادر بن رہے ہو۔ ابھی تمہاری سب بہادری دیکھ لی جائے گی۔

نوجوان۔ میں تمہاری قلعی ابھی کھول دونگا

چور۔ دیکھنا کس کی قلعی کھلتی ہے۔ تم تو کیا ہو میں نے بڑے بڑے سورما دیکھے ہیں اور اچھوں اچھوں کو ذرا سی دیر میں سیدھا کر دیا ہے تمہاری تو میرے سامنے حقیقت بھی کیا ہے۔

نوجوان۔ بس زبان درازی مت کرو لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

چور۔ میں تو تیار ہوں مگر تم بھی تیار ہو جاؤ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نوجوان۔ تو وار کر۔

چور نے اپنی تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈالا اور اس کو غصے میں بلند کیا۔

ادھر اس نوجوان نے بھی قبضے پر ہاتھ ڈالا۔

دونوں طرف سے تلواریں کھنچ گئیں اور وار ہونے لگے۔

نوجوان بڑی پھرتی سے ہاتھ چلا رہا تھا اس نے ایسی خوبصورتی سے شمشیر زنی کی کہ چور حیران رہ گیا۔ اس کو اس نوجوان نے وار کرنا مشکل کر دیا۔

ایک مقام پر اس نوجوان نے الجھاوے میں سے ہاتھ نکال کر اپنی تلوار بلند کی اور خبردار کہہ کر وار کیا۔

چور نے اپنی تلوار آگے کر دی مگر اس نوجوان کی تلوار اس چور کی تلوار کو کاٹتی ہوئی اس چور کے سر میں داخل ہوئی اور صراحی نما گردن سے گزر کر اس کے سینے میں در آئی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سینے کو پاک کر کے زمین کو بوسہ دیا۔
چور کو قتل کرنے کے بعد اس نوجوان نے قیدیوں کو رہا کیا۔ اور جو مال اس جگہ موجود تھا وہ ساتھ لے کر واپس ہوئے وہ سب مال ان کے مستحقین میں تقسیم کر دیا گیا۔

پانچویں کہانی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شہر میں خون ہو گیا۔ اور اس خون کا الزام ایک نو وارد سوداگر پر لگا۔

اس نے پولیس کو بہت بہت یقین دلایا کہ میں نے یہ خون نہیں کیا۔ مگر اس غریب کی کسی نے ایک بھی نہ سنی اور یہ ہی کہتے رہے کہ تو نے ہی خون کیا ہے۔

در اصل وجہ یہ تھی کہ دو چار ایسی خطرناک چیزیں اس کے پاس سے برآمد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو گئی تھیں۔ کہ جس کے ذریعہ پولیس کو پورا پورا شک ہو گیا کہ اسی نے خون کیا ہے۔ اس وجہ سے اُنہوں نے اس کو گرفتار کر لیا۔

یہ ایک زمانۂ قدیم کی کہانی ہے۔ آجکل کی گورنمنٹ کی طرف اشارہ نہیں ہے۔

اس زمانہ میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص قاتل کی جگہ خود کو سپرد کر دے اور کہدے کہ اگر قاتل فرار ہو جائے تو سرکار اس کی جگہ مجھے پھانسی دے دی جاوے تو اس صورت میں اس کی درخواست منظور کر لی جاتی۔

اس شخص کو اپنے بال بچوں سے بہت زیادہ محبت تھی اس نے درخواست کی کہ میں اپنے بال بچوں کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ ان کو دیکھکر واپس ہو جاؤں گا

چونکہ ایک نیا آدمی تھا اور کوئی اس کو جانتا نہ تھا۔ اس لئے کسی نے بھی اس کی درخواست منظور نہ کی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک بہادر نوجوان اس جگہ موجود تھا اس نے جب یہ دیکھا کہ اس غریب کی کوئی بھی ضمانت دینے کے لئے تیار نہیں تو اس کو بہت افسوس ہوا۔ وہ خود اس کی ضمانت دینے کے لئے تیار ہو گیا افسر نے کہا تم اچھی طرح سوچ سمجھ لو یہ ایک بنیا آدمی ہے اگر یہ نہ آئے گا تو اس کی جگہ تم کو پھانسی دے دی جائے گی۔

بہادر شخص۔ ہاں مجھے منظور ہے آپ اس کو چھوڑ دیں تاکہ یہ اپنے بال بچوں سے مل آئے اس جگہ آپ مجھے گرفتار کر لیں۔

چنانچہ افسر نے اس کی درخواست منظور کر لی اور اس کو چھوڑ دیا۔

وہ شخص ایک دن کی مہلت لے کر چلا گیا۔

دوسرے دن اس کو ۸ بجے پھانسی ملنی تھی مگر وہ ابھی تک نہ آیا تھا۔

اب صرف نصف گھنٹہ باقی تھا سپاہی اس کو پھانسی کے پاس لے گئے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھر سب لوگ اس کو کچھ کہہ رہے تھے مگر وہ بہادر خاموش تھا۔ جب کبھی وہ بولتا تھا تو یہ ہی کہہ دیا کرتا تھا کہ کچھ پرواہ نہیں میں پھانسی پر لٹک جاؤں گا

ابھی پانچ منٹ باقی تھے اور اس کو پھانسی کے پھندے کی طرف لئے جا رہے تھے کہ وہ شخص آ پہنچا

پولیس نے اس کے ضامن کو رہا کر دیا۔

اس کو پھانسی دے دی گئی۔

ناظرین بہادر وہ شخص ہوتا ہے جو دوسروں کے لئے اپنی جان قربان کر دے۔ قاتل بھی بہادر تھا جو وہ جانے کے بعد اپنے وعدے پر واپس آ گیا۔ اگر وہ چاہتا تو اس کی جان بچ سکتی تھی۔

لڑکو! بہادر بنو اور مصیبت میں دوسروں کے کام آؤ

ختم شد

"حکیم صہبائی فیروزپوری"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حیرت انگیز اور سنسنی خیز جاسوسی افسانوں کا سرتاج

نغانہ

دہلی کا ٹھگ

ناظرین یہ ایک مفید افسانہ ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ دہلی کے ٹھگ کس طرح بھولے بھالے نوجوانوں کو اپنی حیرت انگیز مکاریوں اور عیاریوں سے گرفتار کر لیتے ہیں اور وہ کیونکر اُن کی جیبیں خالی کر دیتے ہیں۔

اس ناول کے پڑھنے کے بعد آپ سفید پوش مہذب ڈاکوی ضرور محفوظ رہوگے اور کبھی دھوکا نہ کھاؤگے۔ مکار عورتوں کی بابت بھی اس کتاب میں بہت کچھ لکھا ہے۔ باوجود اتنا دلچسپ ناول ہونے کے قیمت صرف عہ

لالہ گردھاری لال بکسیلر کھاری باولی دہلی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خونی حکومت

گردھاریلال بُکسیلر کھاری باؤلی دہلی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar